103654 ـ آستینوں والا عبایا پہننے کا حکم

سوال

مارکیٹ میں سر کے اوپر رکھ کر زیب تن کیا جانے والا عبایا موجود ہے، لیکن آستینوں والی عبایا پہننے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو یہ عبایا کھلا اور سارے جسم کو چھپائے، اور نہ تو نیچے والے ظاہر کرے، اور نہ ہی اس کے حکم کو واضح کرے، اور نہ ہی فی ذاتہ خوبصورت اور زینت ہو تو اسے زیب تن کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس کا آستینوں والا ہونا کوئی نقصاندہ نہیں.

عورت کے لیے لباس کس طرح کا ہونا اور شرعی لباس کیا ہے یہ معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (6991) کے جواب کا مطالعہ کریں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ان آخری ایام میں عورتوں کے ہاں ایسی عبایا آئی ہے جو آستنیوں والی اور تنگ ہے، اور ان آستینوں پر کڑھائی وغیرہ بھی ہے، اور اسی طرح کچھ عبایا ایسی بھی ہیں جس کی آستین میں ایك طرف بالکل شفاف ہے، آپ ان اشیاء کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" ہم کہتے ہیں کہ: ہمارے پاس ایك اہم قاعدہ اور اصول ہے کہ: لباس، کھانے پینے اور معاملات میں اصل حلت ہے، اور یہ حلال ہیں، اور کسی کے لیے بھی اسے بغیر کسی دلیل کے اسے حرام کرنا حلال نہیں اگر اس کی حرمت کی نص ملے تو حرام ہے.

جب ہمیں اس قاعدہ کا علم ہو گیا جس پر کتاب و سنت دلالت کرتے ہیں، تو ان امور میں سے ہر وہ چیز جسے اللہ تعالی نے حرام نہیں کیا وہ حلال ہے، اصل یہی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا فرمایا ہے البقرۃ (29).

اور ايك مقام پر ارشاد ربانى ہے:

كہہ ديجئے كہ كون ہے جس نے اللہ تعالى كے پيدا كئے ہوئے اسباب زينت كو، جن كو اس نے اپنے بندوں كے واسطے بنايا ہے، اور كھانے پينے كى حلال چيزوں حرام كيا ہے الاعراف (32).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور اللہ نے خريد و فروخت كو حلال كيا ہے، اور سود كو حرام كيا ہے البقرۃ (275).

تو ان امور ميں سے جو اللہ تعالى نے حرام نہيں كيں وہ حلال ہيں يہى اصل ہے، ليكن جس كے متعلق شريعت ميں حرمت كى دليل آئى ہے، مثلا مردوں كے ليے سونا حرام ہے، اور مردوں كے ليے ريشم حرام ہے مگر جو اس سے مستثنى ہے، اور اسى طرح سلوار قيمص اور كپڑا، اور عبايا مردوں كے ليے ٹخنوں سے نيچے ركھنے كى حرمت، يا اس طرح كى دوسرى اشياء.

تو جب ہم اس مسئلہ كو اس پر فٹ كريں جو ان آخرى ايام ميں پيدا ہوا ہے كہ يہ جديد اور نئى عبايا كو اس قاعدہ اور اصول پر فٹ كريں تو ہم كہينگے:

اصل تو يہ حلال ہيں، ليكن اگر يہ عبايا التفات نظر يا فتنہ كا باعث بنيں، كيونكہ كڑھائى ہونے كى بنا پر نظريں اس كى طرف اٹھتى ہيں تو پھر ہم اس سے منع كرينگے، اس ليے نہ كہ فى ذاتہ جائز نہيں، ليكن اس كى نتيجہ ميں جو فتنہ اور خرابى پيدا ہو اس كى بنا پر.

اور اسى طرح اگر فرض كريں كہ عورتيں اس شكل كى عبايا تيار كر ليں جو مردوں كى عبايا كى طرح ہو تو بھى اس سے منع كيا جائيگا، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مردوں كے ساتھ مشابہت كرنے والى عورتوں پر لعنت فرمائى ہے، اور عورتوں كے ساتھ مشابہت كرنے والے مردوں پر بھى لعنت كى ہے، تو ان عبايا كے متعلق ہم يہ كہينگے: اصل ميں تو يہ حلال ہيں جب تك ہميں اس ميں كوئى فتنہ يا التفات نظر كا علم نہ ہو جائے، اگر ايسا ہو تو پھر اس سے منع كيا جائيگا " انتہى.

ديكھيں: لقاء الباب المفتوح (17 / 46).

اور ايك دوسرى جگہ پر شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ آستينوں و الى عبايا كے متعلق كہتے ہيں:

" عبايا كے مسئلہ ميں يہ ہے كہ: اگر تو يہ عبايا جسم اور بدن كے حجم كو واضح نہ كرے تو اس ميں كوئى حرج

نہیں....

اور عبایا کے متعلق یہ ہے کہ: بلا شك پہلی عبایا جس میں آستین نہیں، جو عورت کے سارے جسم کو چھپائے، اور کوئی حصہ بھی ظاہر نہ ہو تو یہ اس دوسری سے بہتر ہے، لیکن اس کی حرمت کے لیے کسی واضح چیز کی ضرورت ہے، یعنی: واضح دلیل کی محتاج ہے " انتہی.

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (15 / 141).

واللہ اعلم .